اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات“(for before 09)

(۱) چیونٹی(ant)نے کیا کہا؟

ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام بہت بڑا لشکر (Trops یعنی بہت سارے لوگوں کو) لے کر ایک جگہ سے گزرے جہاں بہت زیادہ چیونٹیاں(ants) تھیں، لشکر کو دیکھ کر چیونٹیوں کی ملکہ (queen) نے تمام چیونٹیوں سے کہا: اے چیونٹیو! تم سب اپنے گھروں میں چلی جاؤ کہیں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کا لشکر تمھارے اوپر سے نہ گزر جائے اور انہیں پتا بھی نہ چلے۔ چیونٹی (ant) کی یہ بات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے تین (3) میل(three miles)دور سے سن لی اور مسکرائے(ہنسے) پھر اپنے لشکر کو روک دیا تاکہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں چلی جائیں۔اللہ پاک نے اس واقعے کو قرآنِ پاک میں اس طرح بیان فرمایا ہے،(ترجمہ۔Translation :)یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں تمہیں کچل نہ ڈالیں۔ (پ19، النمل:18، 19) (ترجمہ کنزالعرفان)

پیارے بچو اور اچھی بچیو! اس قرآنی واقعے سے یہ درس(lesson)ملا کہ اللہ پاک نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ طاقت دی ہے کہ انہوں نے تین میل دور سے چیونٹی کی ہلکی آواز کو بھی سن لیا۔ آپ غور(Consider) کیجئے کہ جب حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی سننے کی طاقت اتنی ہے تو پھر تمام نبیوں کے سردار اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سننے اور دیکھنے کی طاقت کیسی ہو گی!

دوسری بات یہ پتا چلی کہ ایک چیونٹی بھی جانتی ہے کہ **اللہ** پاک کے نبی کسی پر ظلم نہیں کرتے اس لیے اُس نے دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ ”اپنے گھروں میں چلی جاؤ، ایسا نہ ہو کہ انہیں پتا بھی نہ چلے اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا لشکر تمھارے اوپر سے نہ گزر جائے۔“ **تیسری بات یہ پتا چلی کہ** انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام ظلم نہیں کرتے بلکہ جانوروں پر بھی رحم فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی جانوروں(animals)پر رحم کرنا چاہیے۔

www.farzuloom.net

....

(۲) دنیا کی پہلی کشتی(boat)

ہزاروں سال پہلے کی بات ہے۔ اللہ پاک کے نبی حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام دنیا میں موجود تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاتے اور نیک کاموں پر لانے کی کوشش کرتے تھے۔ 950 سال تک آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کا پیغام پہنچاتے رہے لیکن صرف 80 لوگ ہی مسلمان ہوئے۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سمجھ لیا کہ اب یہ مسلمان نہ ہونگے تو آپ کی دعا کے بعد اللہ پاک نے قوم پر آنے والے طوفان کی خبر دی اور آپ کو ایک کشتی (boat) بنانے کا حکم دیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایمان لانے والوں کے ساتھ مل کر **"دنیا کی پہلی کشتی"** بنانے کا کام شروع کر دیا۔ وہاں کے بُرے لوگ (bad people) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو طرح طرح سے تنگ کرتے تھے لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام صبر (patience) کرتے رہے اور کشتی مکمل کرنے میں لگے رہے۔

یہ کشتی کیسی تھی؟:

☆ یہ کشتی 300 گز لمبی (300 yards long)، 50 گز چوڑی (50 yards wide) اور 300 گز اونچی (300 yards high) تھی ☆ کشتی میں 3 منزلیں بنائی گئی تھیں (یعنی اس کے three levels تھے) ☆ سب سے نیچے والی منزل (ground floor) پرندوں وغیرہ کے لیے تھی ☆ درمیانی منزل (middle floor) جانوروں کے لیے ☆ جبکہ سب سے اوپر والی منزل (highest floor) انسانوں کے لیے ☆ یہ کشتی کم و بیش 100 سال میں تیار ہوئی۔

طوفان کے آنے کی نشانی یہ بتائی گئی تھی کہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے گھر کے تندور (کہ جس میں روٹی پکاتے ہیں) سے پانی باہر آئے گا۔ ایک دن حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس تندور میں پانی دیکھا تو پرندوں، جانوروں اور مسلمانوں کو کشتی (boat) میں بیٹھنے کا حکم دیا اور سب کشتی میں بیٹھ گئے۔ اتنی تیز بارش ہونے لگی کہ زمین کئی جگہوں سے پھٹ گئی اور اس میں سے بھی پانی نکلنے لگا، چالیس دن تک یہ بارش ہوتی رہی، یہاں تک کہ چالیس 40 گز اونچے پہاڑ بھی پانی میں ڈوب گئے، کشتی میں موجود انسانوں اور جانوروں کے علاوہ کوئی بھی زندہ نہ رہا۔

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (واقعے) سے ہمیں پتا چلا کہ نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) کی باتیں نہ ماننے میں نقصان ہی نقصان ہے اور ان کا حکم ماننے والا کامیاب (successful) ہوتا ہے۔

....

(۳) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی لاٹھی (Stick)

مُلک مِصر میں عید کا دن تھا، لوگ خوب تیّار ہو کر ایک بڑے میدان (ground) میں آگئے۔ اس جگہ بادشاہ "فِرعَون" کے ستّر ہزار (70،000) جادوگروں (magicians) کا حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے مقابلہ (contest) تھا۔ یہ تمام جادوگر 300 اونٹوں (camels) پر مختلف رَسّیاں وغیرہ لے کر میدان میں آگئے اور حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہاتھ میں **"جنّت کی لاٹھی"** (heavenly stick) کے ساتھ پہلے سے موجود تھے، جادوگروں نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب (respect) کرتے ہوئے پوچھا: پہلے آپ اپنی لاٹھی زمین پر ڈالیں گے یا ہم اپنا سامان ڈالیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: پہلے تم لوگ اپنا سامان ڈالو! چنانچہ جیسے ہی اُنہوں نے اپنی رَسّیاں اور لکڑیاں زمین پر ڈالیں تو پورا میدان بڑے بڑے سانپوں (big snakes) سے بھرا ہوا نظر آنے لگا، یہ دیکھ کر لوگ ڈر گئے، اتنے میں حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ میں موجود **"جنّت کی لاٹھی"** زمین پر ڈالی تو وہ ایک دَم اَژدَھا (serpent) (بہت ہی بڑا سانپ) بن گئی اور میدان میں جو رَسّیاں اور لکڑیاں، سانپ نظر آرہی تھیں، سب کو کھا گیا، پھر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس بڑے سانپ کو ہاتھ میں لیا تو وہ پہلے کی طرح لاٹھی (stick) بن گئی۔ جادوگروں نے جب یہ دیکھا تو وہ سب آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لے آئے۔ (صراط الجنان، ج3، ص403 ملخصاً)

"جنّت کی لاٹھی" کیسی تھی؟:

☆ یہ لاٹھی Stick جنّتی دَرَخت کی لکڑی سے بنی ہوئی تھی، اسے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام جنّت سے لائے تھے اور کئی نبیوں سے ہوتی ہوئی حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک پہنچی تھی۔ (خازن، ج1، ص57 ملخصاً) ☆ یہ لاٹھی 10 گز لمبی تھی ☆ اِس کی 2 شاخیں تھیں جو اندھیرے میں روشنی (light) دیتی تھیں (تفسیر خازن، ج1، ص57 ملخصاً) ☆ جب حضرت موسی عَلَیْہِ السَّلَام سوتے تھے تو یہ لاٹھی آپ

کی دیکھ بھال کرتی تھی(خازن،ج3،ص259 ملخصًا) ☆ یہ لاٹھی آپ کے ساتھ ساتھ چلا کرتی ☆ آپ سے باتیں کرتی ☆ جانوروں کو دور کر دیتی ☆ کنویں(well) سے پانی نکالنے کے لئے رَسّی بن جاتی ☆ زمین پر لگاتے تو دَرَخت بن کر پھل دیتی۔ (نسفی،ص688 ملخصًا)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس قرآنی حکایت سے معلوم ہوا کہ انبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کا ادب (respect) بہت ضروری ہے کہ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کرنے کی وجہ سے وہ جادوگر مسلمان ہوئے۔(قرطبی،ج4،ص186 مُلخصًا) ہمیں چاہیے کہ انبیاء کرام اور اولیاء کرام بلکہ ہر دینی چیز مثلاً قراٰنِ پاک، آبِ زم زم، دینی کتابوں، تسبیح، نیاز کا کھانا، شربت وغیرہ کا ادب (respect) کریں۔

....

(۴) سو(100) سال تک سوتے رہے

ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرتِ عُزَیْر عَلَیْہِ السَّلَام "بَیْتُ الْمُقَدَّس" (ایک پیاری سی جگہ) کے پاس سے گزرے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ایک برتن میں کھجور اور ایک پیالے میں انگور کا شربت (grape juice) تھا نیز آپ ایک دَراز گوش (Donkey) پر تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام بَیْتُ الْمُقَدَّس میں جگہ جگہ گئے لیکن آپ کو کوئی آدمی نظر نہیں آیا، سب گھر خالی تھے، یہ دیکھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا، جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے(ترجمہ۔Translation:) اللہ اِنہیں اِن کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟(پ3، البقرۃ:259)(ترجمہ کنزالعرفان) یہ کہنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا جانور کسی جگہ باندھا اور سونے کے لیے لیٹ گئے، یہ صُبْح کا وقت تھا۔ آپ سوئے تو آپ کی رُوح نکال لی گئی اور آپ "100 سال تک سوتے رہے"، اس وقت میں آپ کا گدھا تو مر گیا مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا برکت والا جسم بالکل صحیح رہا لیکن کوئی بھی آپ کو دیکھ نہ سکا پھر اللہ پاک نے 100 سال بعد آپ کو شام کے وقت زندہ کیا، اور فرمایا: تم کتنے دن سے یہاں رُکے ہوئے ہو؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کی: "ایک دن یا اِس سے کچھ کم وقت۔" کیونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ خیال تھا کہ یہ اُسی دن کی شام ہے جس کی صُبْح میں سویا تھا۔ اللہ پاک نے فرمایا: آپ یہاں 100 سال سے ٹھہرے ہیں، اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھیں! وہ بالکل صحیح ہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھیں کہ وہ کس حال میں ہے! جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کھجوریں(Dates) اور انگور کا شربت دیکھا تو وہ بالکل صحیح تھے لیکن گدھا بالکل ختم ہو گیا تھا، صِرف ہڈّیاں نظر آ رہی تھیں۔ اللہ پاک کے حکم سے دیکھتے ہی دیکھتے گدھا

زندہ ہوکر آواز نکالنے لگا۔ حضرتِ عُزَیر عَلَیْہِ السَّلَام نے جب یہ دیکھا تو فوراً کہا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اللہ پاک جو چاہے، وہ کام کر سکتا ہے۔ (ماخوذ از صراط الجنان، ج1، ص391)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! قرآنِ پاک میں موجود اس واقعے سے سیکھنے کو ملا کہ اللہ پاک جو چاہے، وہ کام کر سکتا ہے۔ جس طرح اللہ پاک نے 100 سال بعد حضرتِ عُزَیر عَلَیْہِ السَّلَام کو زندہ فرمایا اور آپ کے گدھے کو بھی زندہ کیا اِسی طرح قِیامت کے دن بھی اللہ پاک سب لوگوں کو زندہ فرمائے گا اور اُن سے اُن کے اچھے بُرے کاموں کے بارے میں پوچھے گا۔ اس واقعے سے نبیوں کی شان بھی پتا چلی کہ سو سال تک سوتے رہے مگر اللہ پاک کے حکم سے آپ کے جسم اور آپ کے کھانے کو بھی کچھ نہیں ہوا۔

....

(۵) چار پرندے

سَمُندر (sea) کے ساتھ ایک آدمی مرا ہوا (dead) تھا، سَمُندر کا پانی کبھی اُس آدمی کے اوپر آتا اور کبھی پیچھے چلا جاتا۔ جب پانی اُس مرے ہوئے آدمی پر آتا تو مچھلیاں اُس کو کھاتیں اور جب پانی پیچھے چلا جاتا تو جانور اُسے کھاتے، جب جانور کھا لیتے تو (پھر) پرندے (birds) اُسے کھاتے۔ حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ دیکھ کر اللہ پاک سے عرض کی: اے اللہ! مجھے یقین ہے کہ تو مُردوں (dead) کو زندہ فرمائے گا اور مُردوں کے جسم کے حصّوں (body parts) کو سب جگہ سے جمع کر لے گا (collect from everywhere) لیکن میں اِسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ پاک نے حکم دیا کہ چار پرندے پالو (raise four birds)! پھر ذَبْح کر کے (اُن کا گلا کاٹ کر) اُن کے سَر الگ کر لو اور سب کے گوشت، ایک دوسرے میں ملا لو! اور وہ گوشت (meat) تھوڑا تھوڑا کئی پہاڑوں (mountains) پر رکھ دو! اِس کے بعد آپ خود کسی اور پہاڑ پر، اُن پرندوں کے سَر لے کر کھڑے ہوں اور اُن پرندوں کو بلائیں! تو وہ پرندے زندہ ہوکر آپ کے پاس آجائیں گے۔ حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک "مرغ (rooster)" ایک "کبوتر (pigeon)" ایک "گِدھ (vulture)" اور ایک "مور (peacock)" لے لیا انہیں پالا، ذبح کیا، گوشت ملایا اور پہاڑوں پر رکھ کر یوں آواز دی: "اے مرغ!"، "اے کبوتر!"، "اے گِدھ!"، "اے مور!"۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز سنتے ہی چاروں پرندوں کا گوشت جمع ہونا شروع

www.farzuloom.net

ہو گیا، ہڈّیاں (bons) ایک دوسرے سے ملنے لگیں اور تھوڑی دیر میں چار پرندے بن گئے پھر وہ چاروں اُڑتے ہوئے اپنے سَروں کے ساتھ مل گئے۔ (ماخوذ از عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص56-57)

پیارے بچو اور اچھی بچیوں! اس حکایت (سچے واقعے) سے ہمیں یہ باتیں پتا چلیں کہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام جو چاہتے ہیں، اللہ پاک وہ بات پوری کر دیتا ہے اور نبیوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کے چاہنے سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ **دوسری بات یہ پتا چلی کہ** جس طرح اللہ پاک نے ان پرندوں کو زندہ کیا ہے، اسی طرح قیامت کے دن اللہ پاک سب لوگوں کو زندہ فرمائے گا، چاہے ان کے جسم ختم ہو گئے ہوں۔

....

(۶) دنیا کی سب سے بڑی دیوار

کئی ہزار سال پہلے ساری دنیا پر اللہ پاک کے ایک نیک بندے اور ولی کی حکومت (rule) تھی، اُن کا نام "اِسْکَنْدَر" ہے اور انہیں "ذُوالْقَرْنَیْن" بھی کہتے ہیں، یہ اللہ پاک کے نبی حضرت خِضْر عَلَیْہِ السَّلَام کے خالہ زاد بھائی (cousin) ہیں (صاوی، ج4، ص1214 مع نسفی، ص661)۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شُمال (north) کی طرف سفر کے دوران ایک مُلک تُرْکِستان کے پہاڑوں میں پہنچے، اِن پہاڑوں کی ایک طرف (side) کچھ خطرناک لوگ "یاجوج ماجوج" رہتے تھے، اور دوسری طرف ایک اور قوم رہا کرتی تھی۔ اُس قوم کے لوگوں نے آپ سے یاجوج ماجوج کی شکایت کی اور ساتھ ہی آپ کو مال دیتے ہوئے ایک مضبوط دیوار (solid wal) بنانے کا کہا تا کہ یاجوج ماجوج ہمارے پاس نہ آئیں۔ (ماخوذ از صراط الجنان، ج6، ص34 مُلخصاً)

یاجوج ماجوج کون ہیں؟:

یہ انسان ہیں، کافر ہیں اور زندہ ہیں۔ یہ جس کے پاس سے گزرتے تھے، اسے کھا جاتے تھے۔ جب ہر طرف پھل پھول آجاتے تو یہ باہر نکل کر کھا جاتے اور دوسری چیزیں اٹھا کر لے جاتے تھے۔ اِن کے ہاتھ اور دانت جانوروں کی طرح ہیں اور اِن کے بال اِتنے لمبے ہیں کہ جسم پر کپڑوں کی طرح ہیں۔ (صاوی، ج4، ص1218 ماخوذاً)

دیوار بنادی اور یہ دیوار کب ٹوٹے گی؟:

حضرت ذوالقرنین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قوم سے مال نہیں لیا اور ان کی مدد کرنے کے لیے فرمایا: مجھے تمہارا مال نہیں چاہیے، بس میرے ساتھ مل کر دیوار بناؤ! اب آپ نے پتّھروں کے سائز کے لوہے کے ٹکڑے منگوائے اور زمین کھودنے (digging) کا حکم دیا، جب پانی نکل آیا تو آپ نے پہلے پتّھر رکھوائے اور پگھلے ہوئے تانبے (melt copper) کو اوپر ڈال دیا، اِس کے بعد لوہے (iron) کے ٹکڑے ڈالے اور پہاڑ جتنی دیوار بنا دی اور کوئلہ بھر کر آگ لگادی، پھر اوپر سے بھی پگھلا ہوا تانبا (melt copper) دیوار میں ڈال دیا اور ایک مضبوط دیوار بنادی۔ (ماخوذ از صراط الجنان ،ج6ص36 مُلخصاً) حدیث شریف میں کچھ اس طرح ہے: بیشک یاجوج ماجوج روزانہ دیوار توڑتے رہتے ہیں، جب وہ مکمل ٹوٹنے کے قریب ہوتی ہے تو اُنہیں سورج کی روشنی نظر آتی ہے، اِتنے میں اُن کا بڑا کہتا ہے: چلو! باقی کل توڑیں گے تو (اگلے دن next day) اللہ پاک اس دیوار کو پہلے سے بھی مضبوط بنادیتا ہے۔ جب اللہ پاک انہیں لوگوں کے سامنے لانا چاہے گا تو اُس دن جب وہ سورج کی روشنی دیکھیں گے تو اُن کا بڑا کہے گا: چلو! اِنْ شَآءَ اللہ ! باقی کل توڑیں گے۔ جب وہ اگلے دن (next day) آئیں گے تو (اِنْ شَاءَ اللہ یعنی" اللہ پاک نے چاہا تو" کہنے کی وجہ سے) دیوار اُتنی ہی ہوگی جتنی چھوڑ کر گئے تھے، یوں وہ باقی (rest) دیوار توڑ کر باہر آجائیں گے۔ (ابن ماجہ ،ج4،ص409، حدیث:4080) اور زمین میں بہت قتل کریں گے، یہ سب قیامت کے قریب ہوگا۔ حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اِن کے لئے موت کی دعا فرمائیں گے تو اللہ پاک اِن کی گردنوں (necks) میں کیڑے پیدا فرمائے گا جس سے یہ فوراً مر جائیں گے۔ (ماخوذ از بہار شریعت ،ج1،ص125)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے پتا چلا کہ زمین میں ظلم کرنے والوں کا اَنجام (result) اچھا نہیں ہوتا۔ اللہ پاک جو چاہے وہ کر سکتا ہے ۔ **مزید یہ بھی پتہ چلا کہ** نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا، بڑے سے بڑا کام کر دیتی ہے۔

....

(۷) مچھلی کے پیٹ میں

ہزاروں سال پہلے مُلک عِراق میں غیر مسلم رہتے تھے، اللہ پاک نے اُن کو نیک اور سیدھے راستے پر چلانے کے لئے حضرتِ یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا، آپ 40 سال تک اُنہیں اسلام کی دعوت دیتے رہے، لیکن وہ لوگ مسلمان نہ ہوئے، تو آپ نے اللہ پاک کے حکم سے اُنہیں تین دن بعد عذاب آنے کی خبر دیدی۔ لوگوں کو پتا تھا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کبھی جھوٹ (Lie) نہیں بولتے، اُنہوں نے آپس میں کہا: اگر یہ رات یہیں رُکیں گے تو عذاب (punishment) نہیں آئے گا۔ جب رات ہوئی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں سے تشریف لے

گئے۔ صبح ہوئی تو آسمان پر کالا بادل آگیا۔ لوگوں کو یقین ہو گیا کہ عذاب آنے والا ہے، لہٰذا سب لوگ اپنے گھر والوں اور جانوروں کے ساتھ جنگل کی طرف نکل گئے، رورو کر اللہ پاک سے کفر کی توبہ (repentance) کی اور ایمان لے آئے۔ اُن کی سچّی توبہ کی وجہ سے اللہ پاک نے اُنہیں معاف فرمایا اور عذاب دور کر دیا۔ دوسری طرف آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک کشتی میں بیٹھ کر کہیں جا رہے تھے کہ لوگوں نے کسی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دریا (river) میں ڈال دیا۔ اِتنے میں ایک بہت **بڑی مچھلی** (Fish) آئی اور آپ کو منہ میں لے لیا۔ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا مانگی: (اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے بے جا (یعنی صحیح نہیں) ہوا (پ17، الانبیاء:87) (ترجمہ کنزالعرفان)۔ اس دعا کے بعد آپ مُحَرَّمُ الْحَرَام (اسلامی سال کے پہلے مہینے) کی 10 تاریخ کو کئی دن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے بعد باہر آئے۔

وہ مچھلی کیسی تھی؟: ☆وہ بہت بڑی مچھلی تھی کہ پوری کشتی کو منہ میں لے سکتی تھی ☆ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام اُس کے پیٹ میں چند دن رہے، تو وہ مچھلی جنت میں جائے گی۔

کدّو (bottle gourd) کا درخت: مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام بہت زیادہ کمزور (weak) ہو گئے تھے، جسم کی کھال بہت نرم ہو گئی تھی، اور بدن پر کوئی بال نہ رہا، اللہ پاک نے آپ کے لئے کدّو (gourd) کا درخت پیدا کیا تا کہ آپ اُس کے پتّوں (leaves) کے سائے میں آرام کریں اور مکھیاں بھی آپ کے پاس نہ آئیں۔ صبح و شام ایک بکری آتی اور آپ اُس کا دودھ پیا کرتے، یوں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسم کی کھال مضبوط (strong) ہو گئی، بال بھی آگئے اور کمزوری دور ہو گئی۔ اِس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے آئے، ایک لاکھ سے زیادہ لوگ آپ پر ایمان لائے (یعنی مسلمان ہو گئے)۔ (مختلف تفاسیر)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس قرآنی حکایت سے معلوم ہوا کہ مُصیبتوں (troubles) پر صبر کرنا چاہئے، جیسا کہ حضرتِ یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے کیا۔ **یہ بھی پتا چلا کہ** انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی کیسی پیاری شان ہے کہ حضرتِ یونس عَلَیْہِ السَّلَام جس مچھلی کے پیٹ میں رہے وہ بھی جنّت میں جائے گی۔ اللہ پاک نے آپ کے لیے کدو شریف (bottle gourd) کا درخت پیدا کیا حالانکہ اس کا درخت ہوتا ہی نہیں۔ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے جانور بھی محبّت کرتے ہیں کہ بکری خود چل کر آتی تا کہ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام دودھ پی لیں۔

....

(۸) جنّت سے دو کھانے

جب ظالم بادشاہ فرعون دریائے نیل کے پانی میں ڈوب کر مر گیا تو اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم بنی اِسرائیل کو حکم فرمایا کہ "قومِ عَمالِقہ" سے لڑ کر "ملکِ شام" کو آزاد کروائیں، کہ وہ لوگ بہت ظالم تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم(بنی اِسرائیل)میں چھ لاکھ لوگ تھے لیکن انہوں نے جنگ کرنے سے منع کر دیا۔ اللہ پاک کا حکم نہ ماننے کی یہ سزا ملی کہ وہ 40 سال تک 27 میل(miles) بڑے ایک میدان میں رہے(باہر نہ آسکے)، یہ لوگ سامان اُٹھا کر سارا دن چلنے کے بعد رات میں کسی جگہ رُکتے اور جب صبح ہوتی تو وہیں ہوتے جہاں سے ایک دن پہلے چلے تھے۔ اِس جگہ کو **"میدانِ تِیہ"** (یعنی چلنے پھرنے کا میدان) کہا جاتا ہے۔ حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی اِسی میدان میں رہے۔

میدان میں کیا ہوا؟: ☆حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا سے بنی اِسرائیل کے کھانے کے لئے ہفتہ کے دن کے علاوہ روزانہ آسمان سے دو کھانے جنّت سے آتے تھے ☆ایک سفید پتّھر اُن کے پاس تھا، جب پانی کی ضرورت ہوتی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام اُس پر اپنی **"جنّت کی لاٹھی"**(heavenly stick) مارتے اور بنی اِسرائیل کے لئے 12 چشمے(spring) جاری ہو جاتے۔ ☆دُھوپ سے بچنے کے لئے ایک بہت بڑا سفید بادَل سارا دن اُن پر سایہ(shade) کرتا ☆اندھیری رات میں میدان کے بیچ میں ایک پلر(pillar) ہوتا کہ جس میں روشنی(light) ہوتی تھا ☆اُن کے بال(hairs) اور ناخن (nails) بڑے نہیں ہوتے تھے ☆کپڑے پھٹتے تھے نہ گندے ہوتے ☆بچّہ جب پیدا ہوتا، اُس کے جسم پر لباس(dress) ہوتا اور جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا تو وہ لباس بھی بڑا ہوتا جاتا۔

اللہ پاک کا حکم نہ ماننے کی سزا: آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا حکم تھا کہ آج کا کھانا کل نہ کھایا جائے، لیکن جُمُعہ کے دن کھانا بچانے کی اجازت تھی کیونکہ ہفتے کے دن کھانا نہیں آتا تھا۔ اُن لوگوں نے (جمعے کے علاوہ بھی) کھانا جمع کرنا شروع کر دیا، جس کی سزا یہ ملی کہ وہ کھانا جو جمع کیا تھا وہ خراب ہو گیا اور اُس دن کے بعد آسمان سے کھانا آنا بند ہو گیا۔ (مختلف تفاسیر)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (یعنی سچّے واقعے) سے ہمیں یہ پیاری بات پتا چلی کہ **اللہ پاک** بہت کرم فرماتا ہے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے اُمّتیوں (یعنی ایمان لانے والے مسلمانوں) کی مدد کرتے ہیں۔ **یہ بھی پتہ چلا** کہ اللہ کا حکم نہ ماننے کی وجہ سے نعمتیں(اللہ پاک کی دی ہوئی چیزیں) ختم بھی ہو جاتی ہیں۔

www.farzuloom.net

....

(۹) پتھر سے نکلنے والی اونٹنی

اللہ پاک نے مُلک ثَمُود میں رہنے والے لوگوں کو نیک اور سیدھے راستے پر چلانے کے لئے اپنے نبی حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا۔ ثَمُود والوں کو **اللہ** پاک نے اتنی طاقت دی تھی کہ وہ پہاڑوں (mountains) کو کاٹ کر گھر بنالیا کرتے تھے۔ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام نے جب اپنی قوم کو کفر سے بچنے، اللہ پاک کا حکم ماننے اور اللہ پاک پر ایمان لا کر مسلمان ہونے کا کہا تو اُنہوں نے آپ سے نبی ہونے کی نشانی مانگی کہ آپ ہمارے سامنے پہاڑ سے ایک ایسی اونٹنی (camel) نکالئے جس میں ایسی ایسی چیزیں بھی ہوں، چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دُعا مانگی اور پہاڑ سے ویسی ہی اونٹنی نکل آئی جیسی وہ چاہتے تھے۔ یہ دیکھ کر کچھ لوگ مسلمان ہوگئے مگر سب مسلمان نہ ہوئے۔ اِس جگہ ایک ہی پانی کا تالاب (pond) تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے قوم سے فرمایا کہ ایک دن اونٹنی پانی پیے گی اور دوسرے دن سب لوگ پیا کریں یا پانی لے لیا کریں اور اگر تم لوگوں نے اونٹنی کو مارا یا کاٹ دیا تو تم پر عذاب (punishment) آجائے گا۔ چند دن تو باری باری پانی لیتے رہے مگر اِس کے بعد ایک آدمی نے لوگوں کے کہنے پر بُدھ کے دن اونٹنی کو کاٹ دیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے قوم سے فرمایا: اب تم سب تین دن بعد مر جاؤ گے، پہلے دن تمہارے منہ پیلے (yellow) ہو جائیں گے، دوسرے دن لال (red) اور تیسرے دن کالے (black) ہو جائیں گے۔ ایسا ہی ہوا اور اتوار کے دن دوپہر کے وقت ایک خطرناک آواز آئی جس سے سب لوگوں کے دل پھٹ گئے۔ اس کے بعد سخت زلزلہ (earth quake) آیا اور سب لوگ مر گئے۔ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام ایمان لانے والے چند مسلمانوں کے ساتھ پہلے ہی جنگل کی طرف جا چکے تھے، اس لئے انہیں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ (ماخوذ از صراط الجنان، ج3، ص360-361۔ عجائب القرآن، ص103-104)

زبردست اونٹنی: ☆یہ اونٹنی جنّت میں جائے گی۔ (غمز العیون البصائر، ج3، ص239) ☆اس اونٹنی کو قراٰن پاک میں **اللہ** پاک نے اپنی اونٹنی فرمایا ہے۔ (پ8، الاعراف:73) ☆جس دن اس اونٹنی کے پینے کی باری ہوتی اس دن یہ اتنا دودھ (milk) دیتی تھی کہ سب لوگوں کو پانی کی جگہ دودھ مل جاتا تھا۔ (صراط الجنان، ج3، ص361) ☆قیامت کے دن حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام اسی اونٹنی پر بیٹھ کر آئیں گے۔ (تاریخ دمشق، ج10، ص459)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! قرآنِ پاک میں موجود اس واقعے سے سیکھنے کو ملا کہ **اللہ** پاک نے اپنے انبیاءعَلَیْہِمُ السَّلَام کو بہت طاقت دی ہے کہ وہ پہاڑ سے زندہ اونٹنی نکال سکتے ہیں۔ یہ بھی پتا چلا کہ **اللہ** پاک کے نیک بندوں کی چیزیں بھی **اللہ پاک** کو پسند ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ کوئی بُرا کام کرے تو اِس سے **اللہ پاک** ناراض ہوتا ہے۔ مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ** والوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں کا ادب کرنا چاہئے۔ **اللہ** والوں کی باتوں پر عمل کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

....

(۱۰) پیاری آواز

اللہ پاک نے اپنے ہر نبی کو خوبصورت آواز (beautiful Voice) دی۔ اُن میں سے ایک نبی حضرت داوٗدعَلَیْہِ السَّلَام بھی ہیں، اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمانی کتاب **"زَبُور شریف"** دی تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب زَبور کی تلاوت کرتے تو انسان، جنّات، جانور اور پرندے وغیرہ تلاوت سننے کے لئے آجاتے، ہوا (wind) رُک جاتی تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز سُن کر اللہ پاک سے محبّت زیادہ ہو جاتی اور کئی لوگ یہ تلاوت سن کر فوت ہو جاتے تھے۔ آپ کی قراءَت ایسی ہوتی تھی کہ جو بخار میں ہوتا، وہ اپنا بخار بھول جاتا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی تلاوت سن کر پرندے بلکہ پہاڑ (mountains) بھی اللہ پاک کا ذکر کرنے لگ جاتے تھے۔ پہاڑ جب اللہ پاک کا ذکر کرتے تھے تو اُن کے ذکر کی آواز آیا کرتی تھی۔ جنّتی جب جنّت میں چلے جائیں گے تو اللہ پاک آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمائے گا: اے داوٗد! کھڑے ہو جاؤ اور میرے بندوں کو زَبور کی دس سورتوں کی تلاوت سناؤ! تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام آکر تِلاوت فرمائیں گے، جنّتیوں کو وہ تلاوت سن کر اِتنا مزہ آئے گا جتنا جنّت کی حوروں کا ذکر سن کر بھی نہ آیا ہو گا کہ وہ تلاوت سُن کر جھومنے لگ جائیں گے۔ (مُختلف تفاسیر)

پیارے بچو اور اچھی بچیوں! اس حکایت (یعنی سچّے واقعے) سے ہمیں یہ پیاری بات پتا چلی کہ اللہ پاک نے اپنے نبیوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بہت شان رکھی ہے۔ **یہ بھی پتا چلا کہ** اللہ پاک کا ذکر کرنا، سننا بہت بڑی نعمت ہے کہ جانور اور درخت بھی اللہ پاک کے ذکر سے سکون حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے، اللہ پاک کا ذکر کرنا چاہیے، درود شریف پڑھنا چاہیے اور جھوم جھوم کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی نعتیں پڑھنی چاہئیں۔

....

www.farzuloom.net

(۱۱) جنگل والوں کے ساتھ کیا ہوا؟

عرب شریف کے مشہور شہر **"مَدْیَن"** کے قریب ایک جنگل تھا جس میں درخت اور جھاڑیاں(bushes) بہت تھیں، اُس جنگل میں رہنے والوں کو **"اَصْحَابِ اَیْکَہ"** یعنی **"جنگل والے"** کہا جاتا تھا۔ ان میں مختلف برائیاں (evils) تھیں☆چیزوں کا وزن کرنے (measuringandweighing)میں کمی کرتے ☆لوگوں کو اُن کی چیزیں پوری پوری واپس کرنے کی بجائے کم کر کے دیتے☆ڈاکے ڈالتے اورلُوٹ مار(robbing)کرتے وغیرہ۔

اللہ پاک نے اُن لوگوں کو نیک اور سیدھے راستے پر چلانے کے لئے اپنے نبی حضرت شُعیب عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا۔ ان میں بہت کم لوگ مسلمان تھے' اس لئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پہلے ان کو اللہ پاک پر ایمان لانے اور مسلمان ہونے کا کہا اور اللہ پاک کے عذاب (punishment) سے ڈرایا، اپنے نبی ہونے کا یقین دلایا اور اپنی باتیں ماننے کا حکم دیتے ہوئے بُرائیوں سے بچنے کا حکم فرمایا۔ جنگل والوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی باتیں سن کر کہا: اے شعیب! آپ پر جادو(magic) ہوا ہے، آپ کوئی فرشتے نہیں بلکہ ہمارے جیسے ہی آدمی ہو اور آپ نے جو اپنے آپ کو نبی کہا تو ہم اُس میں آپ کو جھوٹا سمجھتے ہیں، اگر آپ نبی ہیں تو اللہ پاک سے دعا کریں کہ وہ عذاب(punishment) میں ہم پر آسمان گرادے۔ **جنگل والوں** کا یہ جواب سن کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اللہ پاک تمہارے کام بھی جانتا ہے اور جو عذاب(punishment) تمھیں ہونا چاہیے اللہ پاک اُسے بھی جانتا ہے، اگر وہ چاہے گا تو تم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادے گا اور اگر چاہے گا تو کوئی اور عذاب بھیجے گا۔ اللہ پاک نے ان پر جہنّم(hell) کا ایک دروازہ کھول دیا جس کی وجہ سے بہت زیادہ گرمی ہوگئی تو یہ لوگ اپنے گھروں میں چھپ گئے اور اپنے اوپر پانی ڈالتے مگر سکون نہ ملتا تھا۔ اِسی طرح سات دن گزر گئے، اس کے بعد اللہ پاک نے ایک بادل بھیجا جو **جنگل والوں** پر چھا گیا، اُس بادل کی وجہ سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں، وہ گھروں سے نکل آئے اور بادل کے نیچے جمع ہونے لگے، جیسے ہی سب جمع ہوئے زلزلہ (earthquake) آگیا اور بادل سے آگ گرنے لگی، **جنگل والے** جلنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے سب مر گئے۔ (مختلف تفاسیر)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! قرآنِ پاک میں موجود اس واقعے سے سیکھنے کو ملا کہ ☆ چیزوں کا وزن کرنے (measuring andweighing)میں کمی کرنا، چیز کم کر کے دینا، ڈاکے ڈالنا، لوٹ مار(robbing) کرنا اور دوسروں کو نقصان پہنچانا بُرے لوگوں کے کام ہیں ☆انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنے جیسا عام سا انسان سمجھنا بُرے لوگوں کا طریقہ ہے، وہ انسان ضرور ہوتے ہیں مگر ہماری

طرح کے نہیں، گناہوں سے ایسے پاک اور محفوظ (safe) ہوتے ہیں کہ اُن سے گناہ ہوتے ہی نہیں ☆اللہ کے پیاروں کا بہت ادب کرنا چاہیے ☆جو بزرگوں کا ادب (respect) نہیں کرتے، دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھاتے ہیں۔

....

(۱۲) ہاتھی والوں کے ساتھ کیا ہوا؟

تقریباً 1500 سال (fifteen hundred years) پہلے **مُلکِ یَمَن** اور **حَبَشَہ** پر "اَبرَہَہ" نامی آدمی کی بادشاہت تھی، وہ دیکھا کرتا تھا کہ لوگ حج کے لئے مکّہ شریف جاتے اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں، اُس نے سوچا: کیوں نہ میں **یَمَن** کے شہر (city) **صَنْعاء** میں عبادت کے لیے ایک جگہ بناؤں، تاکہ لوگ خانہ کعبہ کی جگہ یہاں آئیں، تو اُس نے عِبادت کے لیے ایک جگہ بنادی۔ عَرَب کے لوگوں کو یہ بات بہُت بُری لگی اور ایک شخص نے وہاں جاکر اُس جگہ کو گندہ کردیا۔ اَبرَہَہ کو جب پتہ چلا تو اُس نے غُصّے میں آکر خانہ کعبہ کو گرانے (توڑنے) کی قسم کھالی۔ اب اپنا لشکر (Trops یعنی بہت سارے لوگوں کو) لے کر مکّہ شریف کی طرف چلا، لشکر میں بہُت سارے ہاتھی (elephants) بھی تھے اور اُن کا سردار ایک **"مَحْمُود"** نامی ہاتھی تھا جس کا جسم بڑا مضبوط تھا۔ اِنہی ہاتھیوں کی وجہ سے اُس لشکر کو **قراٰنِ کریم** میں **اَصْحٰبُ الْفِیْل** یعنی **"ہاتھی والے"** فرمایا گیا ہے۔ اَبرَہَہ مکّہ شریف کے قریب پہنچتے ہی ایک جگہ رُک گیا اور مکّہ والوں کے جانوروں کو پکڑ لیا، جن میں مَدَنی آقا، **محمد مصطفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دادا جان حضرتِ سیّدُنا **عبدُ الْمُطَّلِب** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے 200 اونٹ بھی تھے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مکّہ والوں کو پہاڑوں میں چھپنے کا کہہ دیا اور اللہ پاک سے خانہ کعبہ کی حِفاظت کی دُعا کرنے کے بعد خود بھی ایک پہاڑ پر چلے گئے۔ صُبح ہوئی تو اَبرَہَہ حملہ کرنے سب کو لے کر آیا، جب **مَحْمُود** نامی ہاتھی کو اٹھایا گیا تو لشکر والے جس طرف لے جاتے، اُس طرف چلتا مگر خانہ کعبہ کی طرف منہ کرتے تو وہ بیٹھ جاتا۔ تھوڑی دیر تک یہی ہوتا رہا کہ ایک دم بہت سارے **"اَبابیل"** (کالے رنگ کے پرندے black birds کہ جن کا سینہ سفید ہوتا ہے) آگئے، ہر اَبابیل کے پاس تین چھوٹے پتّھر (small stones) تھے، دو پنجوں (ہاتھوں) میں اور ایک منہ میں اور ہر پتھر پر مرنے والے کا نام بھی لکھا ہُوا تھا، ابابیل نے پتھر پھینکنا شروع کردیئے، پتھر جس ہاتھی والے پر گرتا اُس کی لوہے والی ٹوپی توڑ کر سَر میں جاتا اور جسم سے ہوتا ہوا ہاتھی تک پہنچتا اور ہاتھی کے جسم میں سوراخ کرتا ہوا زمین پر گر جاتا، یوں وہ سب لوگ مر گئے۔ جس سال یہ عذاب (punishment) آیا اُسی سال

www.farzuloom.net

رَحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **دنیا میں تشریف لائے یعنی آپ کی پیدائش ہوگئی۔**(ماخوذ از صراط الجنان،ج10،ص827۔ عجائب القرآن مع غرائب القرآن،ص224)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (یعنی سچّے واقعے) سے ہمیں یہ پیاری باتیں پتا چلیں کہ اللہ پاک کی نافرمانی میں دنیا و آخرت کی بربادی ہے، خانۂ کعبہ کا ادب (Respect) کرنا لازم ہے اور پاک جگہوں کی بے ادبی کرنے والوں کا انجام (result) بہت برا ہوتا ہے جیسا کہ ہاتھی والوں کا ہوا۔ **پیارے بچّو!** ہمیں چاہئے کہ نماز، تلاوت وغیرہ کے لئے جب مسجد میں جایا کریں تو مسجد کا ادب کیا کریں، مسجد میں شور نہیں کرنا، بھاگنا نہیں ہے اور باتیں بھی نہیں کرنی۔

....

www.farzuloom.net